فقہ شافعیؒ ... کتاب الام

کھجور کی وہ مقدار جس پر صدقہ واجب ہے

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے تین مختلف واسطوں (سندوں) سے حضرت ابو سعید خدریؓ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پانچ وسق سے کم کھجور میں صدقہ (عشر) نہیں ہے۔

امام شافعیؒ نے فرمایا: ہم اسی حدیث پر عمل کرتے ہیں۔ اور یہ روایت سوائے ابو سعید خدریؓ کے کسی اور صحابی سے منقول نہیں۔ جب اکثر اہل علم نے اس خبر واحد کو قبول کیا ہے تو ان پر لازم ہے کہ جہاں کہیں بھی اس قسم کی خبر واحد ہو اس کو قبول کریں۔

امام شافعیؒ نے فرمایا: کھجور کی مقدار جب تک پانچ وسق کو نہ پہنچے اس میں زکوٰۃ نہیں۔

فرمایا: ایک وسق، صاع نبوی کے حساب سے ساٹھ صاع کا ہوتا ہے گویا پانچ وسق (قابل زکوٰۃ مقدار) تین صد صاع کے برابر ہوئے اور ایک صاع، چار مُد نبوی کے برابر ہوتا ہے۔ فداہ ابی وامی۔

فرمایا: کھجور (کے باغ) میں مل کر کام کرنے والے دو شخص ایسے ہی ہیں جیسے چوپایوں میں دو شریک۔ دونوں کی طرف سے مشترکہ طور پر کھجور میں سے عشر ادا ہوگا۔ اسی طرح اگر وہ کسی اور فصل میں شریک ہوں تو بھی گویا وہ ایک ہی ہیں اور دونوں مل کر عشر ادا کریں گے۔

فرمایا: اسی طرح اگر کوئی زمین کسی جماعت (چند افراد) پر وقف ہو اور اس کی پیداوار پانچ وسق تک پہنچ جائے تو اس سے صدقہ (عشر) وصول کیا جائے گا اسی طرح جب ایک جماعت کسی باغ کی وارث ہو یا مالک بنے اور وہ پھل کے پک جانے اور ادائیگی عشر کے لیے اندازہ

لگائے جانے سے قبل تک علاحدہ علاحدہ نہ ہوئے ہوں یعنی انھوں نے باغ کو آپس میں تقسیم نہ کرلیا ہوتو اگر اس کی مجموعی آمدنی پانچ وسق ہے تو اس سے عشر وصول کیا جائے گا۔ اگر چہ پھل کے پک جانے کے بعد باغ انھوں نے تقسیم ہی کیوں نہ کرلیا ہو۔ اگر پھل کے پکنے سے قبل انھوں نے تقسیم مکمل کرلی ہوتو پھر ہر آدمی پر انفرادی طور پر عشر ہوگا بشرطیکہ اس کا حصہ پانچ وسق کو پہنچ جائے۔

فرمایا: کسی شخص کا ایک باغ ایک جگہ اور دوسرا باغ دور یا نزدیک کسی دوسری جگہ ہے۔ سال کے بعد دونوں باغ اکٹھے پھل لائے۔ اب دونوں کی پیداوار کو ملا کر دیکھا جائے گا کہ پانچ وسق بنتی ہے یا نہیں۔ اگر دونوں کی پیداوار پانچ وسق تک پہنچ گئی تو اس پر صدقہ (عشر) واجب ہوگا۔

فرمایا: ایک باغ زید اور بکر کے درمیان مشترک ہو۔ اس کی مجموعی پیداوار چار وسق ہوئی تو زید کے حصے میں دو وسق آئے۔ زید کا اس باغ کے علاوہ اپنا ایک علیحدہ باغ بھی ہے جس سے تین وسق پیداوار موصول ہوئی۔ زید کی کل پیداوار پانچ وسق ہوگئی لہٰذا زید سے عشر وصول کیا جائے گا۔ مویشیوں اور دیگر فصلوں میں بھی یہی اصول کار فرما ہوگا۔

فرمایا: ایک ہی سال کے اندر پہلے یا بعد میں ہونے والی کھجوروں یا فصلوں کو ملا کر ایک شمار کرلیا جائے گا اور اس پر ایک ہی عشر واجب ہوگا بشرطیکہ پیداوار پانچ وسق تک پہنچ جائے۔ کیوں کہ گرم علاقوں میں جلد اور سرد علاقوں میں دیر سے فصل تیار ہوتی ہے یہی حکم مختلف شہروں کی صورت میں ہے۔ یعنی ایک فصل ایک شہر میں اور دوسری دوسرے شہر میں تو دونوں کی آمدنی ملا کر عشر وصول کیا جائے گا۔ بشرطیکہ مجموعی آمدنی پانچ وسق ہو جائے۔

فرمایا: ایک آدمی نے ایک سال میں کوئی فصل بوئی مگر اس سے کچھ وصول نہ ہوا۔ اس شخص کی علاوہ ازیں کوئی اور فصل بھی تھی دونوں کی پیداوار کو ملایا تو وہ پانچ وسق ہوگئی اب دیکھیں گے کہ اگر دونوں فصلوں کی بجائی اور کٹائی اکٹھی ایک ہی سال میں تھی تو وہ بمنزلہ ایک فصل کے ہوگی۔ اور اگر ایک کی بجائی ایک سال پہلے اور دوسرے کی کٹائی ایک سال بعد ہوئی تو وہ دو مختلف فصلیں شمار ہوں گی اور دونوں کو ایک دوسرے میں ملایا نہیں جائے گا۔

☆ اذا تعارض الحقوق قدم منها المضيّق ☆

فرمایا: اسی طرح جب ایک شخص کے مختلف باغات ہوں یا ایک ہی باغ ہو مگر ایک وقت یا ایک سال میں دو مرتبہ پھل لاتا ہو تو وہ دو مختلف باغ شمار ہوں گے۔

فرمایا: جب ایک باغ مختلف قسم کی کھجوریں دیتا ہو۔ ان میں اچھی بھی ہوں اور ردی بھی۔ تو تمام قسم کی کھجوروں کو ملا دیا جائے گا اور درمیانے درجے کی کھجور سے عشر وصول کیا جائے گا۔

فرمایا: یہ (مذکورہ طریقہ) بھیڑوں اور بکریوں کی زکوٰۃ کی مانند ہے۔ جب مختلف قسم کی چھوٹی اور بڑی، عمدہ اور ادنیٰ قسم کی بکریاں ہوں تو دو سال سے اوپر والی اور دو سال سے کم والی مالک کے لیے چھوڑ دی جاتی ہیں۔ اور دو سال والی بکریوں میں سے صدقہ وصول کرلیا جاتا ہے۔ اگر باغ میں ساری کی ساری کھجوریں ردی ہوں تو ردی ہی سے صدقہ وصول کیا جائے گا۔ اسی طرح اگر بکریاں تمام کی تمام چھوٹی ہی ہوں تو چھوٹی بکریاں ہی بطور صدقہ لے لی جاتی ہیں۔

باب: صدقۃ الزرع

امام شافعیؒ نے فرمایا: ہر وہ فصل جسے لوگ بوتے ہوں وہ خشک کی جاسکتی ہو، ذخیرہ ہوسکتی ہو اور بطور غذا کھائی جاتی ہو، روٹی کی صورت میں یا آٹے کی صورت میں یا پکانے کی صورت میں، اس میں صدقہ ہے۔

امام شافعیؒ نے فرمایا: حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپؐ نے گندم جو اور مکئی سے صدقہ وصول فرمایا۔

فرمایا: اور اسی طرح ہر وہ چیز جس کو لوگ بوئیں اور بطور خوراک استعمال کریں۔ پس ہر قسم کی خوراک مثلاً گندم، کنگنی، باجرہ، جو اور تمام پھلی دار چیزیں مثلاً چنا، مسور اور لوبیا وغیرہ سے صدقہ (عشر) وصول کیا جائے گا کیوں کہ مذکورہ تمام چیزیں وہ ہیں جو روٹی کے طور پر یا آٹے کے طور پر یا پکا کر کھائی جاتی ہیں اور انسان ہی ان کو اگانے کا باعث بنتے ہیں۔

میرے نزدیک یہ واضح نہیں ہوا کہ آیا "فث" (ایک قسم کی بوٹی ہے جس کے دانے قحط کے ایام میں کھائے جاتے ہیں) سے صدقہ وصول کیا جائے گا یا نہیں۔ یہ خوراک تو ضرور ہے مگر ان چیزوں میں سے نہیں جنہیں لوگ اگاتے ہیں۔ اور نہ ہی اندرائن کے دانوں سے صدقہ وصول

کیا جائے گا۔ کیوں کہ وہ بھی اگرچہ خوراک کا کام تو دیتے ہیں مگر خود رو ہیں۔ اسی طرح جنگلی درختوں کے دانوں سے بھی صدقہ نہیں وصول کیا جائے گا۔ جیسا کہ جنگلی گائے اور ہرنوں سے نہیں وصول کیا جاتا۔

امام شافعیؒ نے فرمایا: رائی کے دانوں اور ''اسپغول'' (دوا کی کوئی قسم ہے) سے صدقہ نہیں وصول کیا جائے گا کیوں کہ یہ چیز زیادہ تر دوا کے لیے اگائی جاتی ہیں اور نہ ہی اس قسم کے اور دانوں سے جو بطور دوا استعمال کئے جاتے ہیں۔ اسی طرح تمام پھل، ککڑی، خربوزہ، مولی اور سبزی وغیرہ میں بھی صدقہ نہیں۔

باب: تفریح زکوٰۃ الحنطۃ

امام شافعیؒ نے فرمایا: دانے کی جن قسموں میں صدقہ ہے ان میں سے کوئی قسم جب پانچ وسق کو پہنچ جائے تو اس میں صدقہ (عشر) ہوگا۔ دانے کی ہر قسم کے عمدہ اور ردی حصہ کو ملا کر ایک شمار کرلیا جائے گا۔ مگر دانوں کی قسموں میں اختلاف کھجور کی قسموں میں اختلاف کی مانند نہیں کیوں کہ دانوں کی اقسام زیادہ سے زیادہ دو تین ہیں اور کھجور کی اقسام پچاس یا اس سے بھی زیادہ لہٰذا دانے کی ہر قسم سے جدا جدا صدقہ وصول کیا جائے گا۔

گندم عموماً دو طرح کی ہوتی ہے۔ ایک وہ جو گاہنے سے حاصل ہوتی ہے۔ یعنی صرف گاہنے سے دانے اپنے خوشوں اور چھلکوں سے چھن کر صاف ہو جاتے ہیں۔ اس طرح کے دانے پانچ وسق کو پہنچ جائیں تو ان میں صدقہ ہوگا۔ دوسری طرح کے دانے وہ ہوتے ہیں جو گاہنے کے بعد چھلکے سے نہیں نکلتے یعنی اچھی طرح صاف نہیں ہوتے انھیں کوٹ کر صاف کرنا پڑتا ہے۔ صاف ہو جانے کے بعد ان کی مقدار پانچ وسق کو پہنچ جائے تو ان میں بھی صدقہ ہوگا اگر دانے نا صاف شدہ اور چھلکے کے اندر ہی پڑے ہوں تو دس وسق پر صدقہ ہوگا۔ ان دونوں صورتوں میں کسی فریق (عامل یا مالک) کو ضرر نہیں پہنچے گا۔

امام شافعیؒ نے فرمایا: اگر اہل غلہ اس بات کا مطالبہ کریں کہ ان کی گندم خوشوں میں ہی پڑے رہے اور ان سے صدقہ وصول کرلیا جائے تو ان کی یہ بات تسلیم نہیں کی جائے گی۔ اخروٹ کا اندازہ چھلکے سمیت ہی لگایا جائے گا۔ کیوں کہ اس کا چھلکا اس کے لیے حفاظت کا کام دیتا ہے۔

چھلکا اتار لیا جائے تو جلد خراب ہو جانے کا اندیشہ ہے۔

باب الزرع فی اوقات

مکئی (عام طور پر) سال میں ایک ہی مرتبہ کاشت کی جاتی اور کاٹی جاتی ہے۔ یہ دوسری بات ہے کہ بعض جگہوں پر کٹائی میں تقدیم یا تاخیر ہو جاتی ہو۔ یہ ایک ہی فصل شمار ہوگی۔ مقدم اور مؤخر کو ملا کر ایک شمار کیا جائے گا اور اس سے عشر وصول کیا جائے گا۔ اسی طرح مختلف اقسام کی مکئی مختلف اوقات میں بوئی گئی۔ اب کچھ پہلے تیار ہوگئی اور کچھ بعد میں تو تمام کو ملا کر ایک شمار کیا جائے گا۔

باب قدر الصدقۃ فیما اخرجت الارض

امام شافعیؒ نے فرمایا: مجھے یہ بات پہنچی کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس زمین کو کنویں کے پانی یا ڈول سے سینچا جائے اس میں بیسواں حصہ اور جو اس کے علاوہ چشمہ یا بارش کے پانی سے سینچی جائے۔ اس میں دسواں حصہ ہے۔

امام شافعی نے فرمایا: حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرمایا کرتے تھے۔ تمام پھلوں اور فصلوں مثلاً کھجور، انگور، جو وغیرہ کو اگر پانی چشمے یا دریا کا دیا گیا ہے یا بارانی اور سیلابی زمین ہے تو اس میں دسواں حصہ ہے۔ اور جس زمین کو کنویں کا پانی دیا گیا ہو اس میں بیسواں حصہ ہے۔

امام شافعیؒ نے فرمایا: ہم اسی چیز پر عمل کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ہر وہ زمین جو دریاؤں کے پانی سے سیراب ہو یا سیلاب سے سیراب ہو، سمندر، بارش یا شبنم کے پانی سے سیراب ہو اس کی پیداوار میں دسواں حصہ اور ہر وہ زمین جسے بذریعہ ڈول یا کنویں یا کھدائی کی نہر، یا گائے یا اونٹ پر لاد کر پانی دیا جائے اس میں بیسواں حصہ ہے۔

امام شافعیؒ نے فرمایا: اگر ایک فصل کو دریا اور سیلاب یا بارش وغیرہ کا پانی ملا ہے اور ساتھ ہی ڈول یا کنویں سے بھی مشقت کر کے پانی دیا گیا ہے۔ اگر دونوں قسم ے پانی برابر برابر ہیں تو تین چوتھائی عشر ہوگا اور اگر ایک پانی زیادہ ہے تو الاکثر حکم الکل کا اعتبار کرتے ہوئے اسی پانی کا حکم لگایا جائے گا۔ یعنی اگر نہری یا سیلاب کا پانی زیادہ پہنچا ہے تو اس میں دسواں حصہ

اور اگر کنویں کا پانی زیادہ مرتبہ دینا پڑتا ہو تو اس میں بیسواں حصہ ہوگا۔

پیداوار زمین سے کس وقت صدقہ وصول کیا جائے گا

امام شافعیؒ نے فرمایا: زمینی پیداوار (جس میں زکوٰۃ واجب ہے) جب تیار ہو جائے اور کٹنے کے قابل ہو جائے تو اس وقت زکوٰۃ (عشر) وصول کی جائے گی۔ سال گزرنے کا انتظار نہ کیا جائے گا۔ کیوں کہ باری تعالیٰ نے فرمایا: واتوا حقه یوم حصاده (فصل کا حق (عشر) اس کے کاٹے جانے کے روز ادا کرو) اس آیت کریمہ میں کٹائی کے دن کو ہی وصولی عشر کا وقت مقرر گیا ہے۔ مذکورہ آیت اس بات کا بھی احتمال رکھتی ہے کہ جب فصل کٹائی کے بعد صاف ستھری اور قابل استعمال بنالی جائے، اس وقت اس سے زکوٰۃ وصول کی جائے گی۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول مبارک اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ آں جناب ﷺ نے کھجور اور انگور کے خشک ہونے پر ان سے عشر وصول کیا ہے نہ کہ ان کے کاٹے جانے کے دن۔ اسی طرح معدنیات سونا، چاندی وغیرہ کا معاملہ ہے جب تک ان کی کان سے نکلنے کے بعد اصلاح نہ ہو جائے اور خالص سونا و چاندی کی شکل اختیار نہ کرلیں اس وقت تک ان سے عشر وصول نہیں کیا جائے گا۔

امام شافعیؒ نے فرمایا: مدفون خزانہ کی زکوٰۃ اسی دن لی جائے گی۔ جس دن وہ ملے گا کیوں کہ وہ پہلے ہی سے اصلاح شدہ ہے۔